

20882 - فوت شدہ نمازوں کی قضاء کس طرح ادا کی جائے ؟

سوال

جب نماز کا وقت نکل جائے تو ہم قضاء میں کتنی رکعات ادا کریں ؟
بعض کہتے ہیں کہ ہمیں اتنی رکعات ہی ادا کرنی ہونگی جو فوت ہوئی ہیں ، اگر میرے پاس وقت نہ ہو اور نماز قضاء ہو جائے تو فی الحال میں ایسا ہی کرتا ہوں

پسندیدہ جواب

الحمد لله

اول :

مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ بغیر کسی عذر کے نماز کے وقت میں تاخیر کرے حتیٰ کہ اس کا وقت ہی نکل جائے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

یقیناً مومنوں پر وقت مقررہ میں نماز ادا کرنا فرض ہے النساء (103)

وہ جس کی بنا پر نماز میں تاخیر مباح ہے اور وقت پر ادا نہیں ہو سکتی ان میں نیند اور بھول شامل ہے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث میں ملتی ہے :

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو کوئی نماز ادا کرنا بھول جائے یا اس سے سو جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ یاد آنے پر اسے ادا کرے) صحیح مسلم حدیث نمبر (684) -

اور ملازمت اور پڑھائی کی کلاسیں وغیرہ کوئی ایسا عذر نہیں جس کی وجہ سے نماز لیٹ کرنا جائز ہو کہ اس کے وقت میں ادا نہ کی جاسکیں ، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کچھ لوگوں کی اپنے اس فرمان کے ساتھ مدح کی ہے :

ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی ، اس دن سے ڈرتے ہیں جس بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی النور (37) -

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

دوم :

جس نے بھی بغیر کسی عذر شرعی کے نماز ادا نہ کی حتیٰ کہ وقت ہی نماز کا وقت جاتا رہا تو اس نے ایسی معصیت کا ارتکاب کیا جو ایک کبیرہ گناہ ہے اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے کیے پر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے اور آئندہ عزم کرے کہ وہ نماز وقت پر ادا کرے گا ۔

اسے بغیر کسی عذر کے نماز ضائع کرنے کے بعد قضاء کچھ فائدہ نہیں دے گی ، لہذا اسے کثرت سے نفل ادا کرنے چاہییں ہو سکتا ہے ان نوافل کی بنا پر اس کے فرائض کی کمی اور نقص پوری ہو جائے ۔

لیکن اگر کسی شخص کی نماز کسی شرعی عذر کی بنا پر رہ جائے اور نماز کا وقت جاتا رہے مثلاً نیند یا پھر بھول گیا ہو تو جب بھی اس کا عذر ختم ہو اسے فوراً نماز ادا کرنا ہوگی ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :
(جو کوئی بھی نماز بھول جائے اسے جب بھی یاد آئے نماز ادا کرنی چاہیے کیونکہ اس کے علاوہ اس کا کوئی کفارہ نہیں) صحیح مسلم ۔

اور اسے نماز بالکل اسی طرح ادا کرنا ہوگی جس طرح وقت میں ادا کی جاتی ہے اس میں نہ تو زیادتی ہوگی اور نہ ہی کمی ، اور اسی طرح اس کی ہیئت و صفات میں بھی تبدیلی نہیں ہوگی ۔

حدیث میں ہے کہ قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کا سفر میں نماز فجر کے وقت سوئے رہنے والا قصہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سب لوگ طلوع شمس تک سوتے رہے ۔

ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

(پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز کے لیے اذان کہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا کیں ، اور پھر نماز فجر ادا اور اسی طرح کیا جس طرح روزانہ کیا کرتے تھے) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

قولہ : (جس طرح روزانہ کیا کرتے تھے) اس میں اشارہ ہے کہ فوت شدہ کی قضاء اسی طرح ہوگی جس طرح ادا میں ہوتی ہے ۔ اھ

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

علماء کرام کے ہاں قاعدہ ہے کہ : قضاء ادائیگی کو بیان کرتی ہے - یعنی عبادت کی قضاء ادا ہی کی طرح ہے -

والله تعالى اعلم .